السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز یا تلاوت قرآن کے درمیان ہوا خارج ہونے سے میرا وضوء ٹوٹ جاتا ہے تو میں دوبارہ وضو کر لیتی ہوں لیکن مجھ سے ایک دینی بہن نے یہ کہا کہ تمہیں بار بار وضوء کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ایک ہی وضوء سے نماز پڑھ لو ایک بار وضوء ٹوٹ جائے تو دوبارہ کر لو دوبارہ ٹوٹے تو پھر کر لو لیکن تیسری بار بھی ٹوٹ جائے تو پھر وضوء کرنا لازم نہیں ہے تو کیا ان کی یہ بات صحیح ہے ؟ اور مجھے ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب نماز پڑھتے ہوئے یقینی طور پر وضوء ٹوٹ جائے یعنی ہوا خارج ہونے کی آواز سنائی دے یا بدبو محسوس ہو تو وضوء اور نماز کو دوہرانا ہو گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

«اذا فسا احد کم فی الصلاۃ فلیصرف ولیوضا ولیعد الصلاۃ» (سنن ابی دادو)

"جب تم میں سے کسی کی نماز میں ہوا خارج ہو تو اسے نماز ختم کر کے وضوء کرنا اور نماز کو دوہرانا چاہئے "اس حدیث کو اہل سنن نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ :

«لا تقبل صلاۃ احد کم اذا احدث حتی یتوضا» (صحیح بخاری)

"بے وضوء کی نماز قبول نہیں ہوتی حتی کہ وہ وضوء کرے ۔ "ہاں البتہ اگر ہمیشہ ناپاکی کی حالت رہتی ہو تو پھر نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کر لو اور وقت کے اندر اندر اس وضوء سے جس قدر چاہو فرض و نفل نماز ادا کر لو اور وقت کے اندر خارج ہونے والی ہوا سے تمہیں کوئی نقصان نہ ہو گا کیونکہ یہ حالت ضرورت ہے اور بہت سے دلائل سے یہ ثابت ہے کہ دائمی طور پر بے وضوء رہنے والے انسان کے لئے معافی ہے جب اس نے وقت داخل ہونے کے بعد وضوء کیا ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم ١٦ ... سورة التغابن

"سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو ۔ "

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قصہ مستحاضہ کے سلسلہ میں مروی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

«ثم توضی لوقت کل صلاۃ»

"پھر تم ہر نماز کے وقت کے لئے وضوء کرو ۔ " (امام شوکانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ «ان الوایۃ لکل صلاۃ لا لوقت کل صلاۃ» روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہر نماز کے لئے وضو کرو یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر نماز کہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرو نیل الااطار جلد : (1) ص 275/امام شوکانی رحمة اللہ علیہ کی یہ بات درست ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں سنن ابی داود)

غیر طاہر حالت میں زبانی قرآن مجید کی تلاوت میں کوئی حرج نہیں لیکن حالت جنابت میں غسل کئے بغیر تلاوت جائز نہیں قرآن مجید کو ہاتھ بھی اسی صورت میں لگانا چاہئے جب حدث اکبر و اصغر سے طہارت حاصل کر لی گئی ہو ۔ ہاں البتہ اگر حدث دائمی ہو تو پھر نماز کے وقت میں وضوء کر کے نماز بھی پڑھ سکتی ہو اور زبانی اور دیکھ کر قرآن مجید کی تلاوت بھی کر سکتی ہو جیسا کہ حکم میں تفصیل بیان ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق بخشے ۔ (شیخ ابن باز)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر276